



کاش میں ۔۔۔ پوتا



کہانی کے کردار



سامرہ (سمیر کی بہن)



سمیر (سامرہ کا بھائی)



سمیر کی ماں



سمیر کے ابو



فرح



چھوٹی



چھوٹی کی دادی



اعظم



امان

سمیر غصے میں تھا
مجھے تم سب سے نفرت ہے،
وہ چینا اور گھر سے باہر بھاگ گیا۔





وہ بھاگتا گیا یہاں تک کہ وہ اپنے خفیہ درخت
کے پاس پہنچ گیا۔ وہ درخت پر چڑھ گیا۔

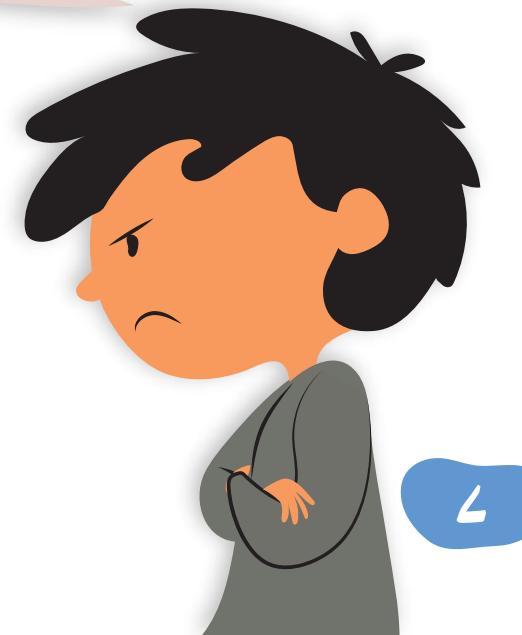
‘مجھے ان سب سے نفرت ہے،
اس نے اپنے آپ سے کہا۔

اس کی امی چاہتی تھی کہ وہ بد مزہ دلیہ کھائے۔
اسے دلیہ سے نفرت تھی۔ امیں نہیں کھانا چاہتا
بے شک میرے لئے مفید ہی کیوں نہ ہو، وہ چینا۔



چھوٹی اور سارہ بہت مصروف تھیں اس لئے
وہ اس کے ساتھ فٹ بال نہیں کھیل سکتی تھیں۔
'ہم عید کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور سجائے والی
چیزیں بنارہی ہیں۔ تم بھی ہماری مدد کرو' انہوں نے کہا۔

'میں تمہاری مدد نہیں کرنا چاہتا!'
یہ سب فضول کام لڑکیوں کے ہیں، وہ چیخ کر بولا۔



'ہم لوہے کا کام کر رہے ہیں اور یہ اوزار بہت تیز ہیں
ہمیں ڈر ہے کہ تم خود کو زخمی کر لوگے۔
تم جاؤ! رنگ تیار کرنے اور دیوار پر تصویر بنانے میں
فرح کی مدد کرو، انہوں نے کہا۔

'میں نہیں جانا چاہتا، وہ چیخ کر بولا۔



اعظم اور امان اسے اپنے ساتھ کھیلنے نہیں دے رہے تھے۔

سمیر اسی درخت کی شاخ پر بیٹھ گیا اور چلا یا 'میں نہیں جانا چاہتا
نہیں جانا چاہتا، نہیں جانا----' اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔



'کاش میں ایک چیتا ہوتا۔ چیتا دلیہ نہیں کھاتا' سمیر نے سوچا



'نہیں! کاش میں آندھی ہوتا پھر
میں ان سب کو سبق سکھا دیتا' سعیر نے سوچا



'بہت تیز آندھی۔ ایک بگولا' سمیر نے سوچا



نہیں! میں آگ بننا چاہتا ہوں۔ ایک بھر کتی ہوئی آگ جو ان سب کو ڈرا دے اور اعظم اور امان جو فضول سی چیز بنارہے ہیں اسے بھی پکھلا دے، سمیر نے سوچا۔



آگ بڑھتی گئی اور اس کی تپش میں اضافہ ہوتا گیا۔
جب سمیر نے دیکھا کہ آگ کتنی خوفناک تھی اور سب بہت
خوفزدہ تھے تو وہ چلایا 'نہیں نہیں! رک جاؤ۔
میں یہ سب نہیں چاہتا تھا'



یہ کہہ کر سمیر خوشی سے دادی اماں کے گرد ناچنے لگا۔
اور سمیر کو یاد ہی نہ رہا کہ کیوں اتنے غصے میں تھا۔



سمیر اٹھو! چھوٹی کی دادی اماں جو اس شاخ کے نیچے کھڑی تھی جس پر سمیر بیٹھا تھا اور اس کی ٹانگ آہستہ سے ہلاتے ہوئے کہا۔
‘سمیر! سمیر! اٹھو! تم گر جاؤ گے۔ تم درخت پر اکیلے کیا کر رہے ہو؟’
سمیر نے نیچے دیکھا تو سب ٹھیک تھا۔ نیچے کوئی آگ نہیں تھی اور سب لوگ محفوظ تھے۔

سمیر جلدی سے نیچے اترा اور چھوٹی کی دادی اماں سے لپٹ گیا۔
‘دادی اماں! میں نے ایک بہت خوفناک خواب دیکھا کہ میں بہت غصے میں تھا اور پھر میں آگ بن گیا۔ لیکن یہ سب کچھ بالکل اصل لگ رہا تھا۔ یہ سب ایک خواب تھا اور سب محفوظ ہیں! سب محفوظ ہیں! میں بہت خوش ہوں۔’



Copyrights ©UNICEF 2018
Designed and illustrated by Human Design Studios





یونیسف

ہر بچے کے لئے